روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 11 فروری 2010ء 26 صفر 1431 ہجری 11 تبلیغ 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 34

میں قربان

نبی کریم ﷺ جنگ احد میں زخموں سے چور تھے میدان جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے لئے ذرا اونچا ہوکر حالات جنگ کو دیکھنا چاہتے تو حضرت طلحہؓ گھمسان کے اس رَن میں اپنے آقا کے لئے بے چین و بے قرار ہوجاتے اور عرض کرتے یارسول اللہ ﷺ آپ دشمن کی طرف جھانک کربھی مت دیکھئے کہیں کوئی ناگہانی تیر آ کے آپ کو لگ جائے نَحْرِی دُوْنَ نَحْرِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ۔ میرے آقا میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے سِپر ہے۔

﴿صحیح بخاری کتاب المغازی باب اذھمت طائفتان حدیث نمبر 3757﴾

اگرتم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے، آسمانی سکینت تم پر اترے گی تم روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا تعالیٰ ہر ایک قدم پر تمہارے ساتھ ہوگا

گالیاں سنو اور چپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلے سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے 86ویں جلسہ سالانہ 2010ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا 86واں جلسہ سالانہ 2010ء مورخہ 5، 6 اور 7 فروری کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے براہ راست بذریعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ دوران خطاب لندن اور ڈھاکہ دونوں جلسہ گاہوں کے لائیو نظارے مسلسل ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے رہے اور اس طرح دنیا میں بسنے والے کروڑوں احمدی احباب اپنے اپنے ممالک میں بیٹھے ہوئے جلسہ سالانہ کی اس روحانی کیفیت میں شامل ہوکر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطاب سے مستفیض ہوئے۔

حضور انور اختتامی خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3 بجکر 5 منٹ پر محمود ہال لندن میں تشریف لائے۔ حضور کی آمد پر دونوں جلسہ گاہوں سے پُر زور نعرہ ہائے تکبیر فضا میں بلند ہوئے۔ دونوں سٹیجز ایک ہی طرز پر سجائے گئے تھے۔ مکرم فیروز عالم صاحب نے قرآن کریم سے ایک حصہ کی تلاوت کی اور اس کا بنگلہ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ مکرم محی الدین زبیر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام:۔

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد حضور انور نے جلسہ سے خطاب شروع فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت اخلاص و وفا اور قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر شامل ہونے والے تمام احمدیوں نے جلسے کے پروگرام سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہو گا لیکن یہ فائدہ عارضی نہیں ہونا چاہئے بلکہ روحانیت سے بھرپور اور نیک باتوں پر مشتمل علمی تقاریر سن کر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود کا جلسہ کے انعقاد سے یہی مقصد تھا اور اسی نیک مقصد کے حصول کے لئے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ باوجود مخالفت کے اور باوجود اپنی تمام تر کمزوریوں کے ترقی کی منازل پر گامزن ہے اور ترقی کا قدم کبھی نہیں رکا۔ ہم دنیا داروں کی نظر میں تو کمزور ہیں مگر سب طاقتوں کے مالک خدا نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ پس جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہو اس کو دنیا والے کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پس اپنے خدا اور اپنے مولیٰ کی آغوش میں آنے کی کوشش کریں، اس کی عبادت کرنے والے بنیں، اس کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے والے بنیں اور حضرت مسیح موعود کے پیارے بنیں، جب ہم اس سوچ اور اس عمل پر مستعد رہیں گے تو کوئی دنیا کی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر کہیں جماعت احمدیہ کو جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بڑھ کر نوازا، صرف عمارتوں اور بیوت الذکر سے ہی نہیں نوازا بلکہ باوجود نامساعد حالات کے سعید فطرت لوگوں کو جماعت میں شامل کر کے نعم المولیٰ و نعم النصیر ہونے کے نظارے ہمیں دکھائے اور مسلسل دکھاتا چلا جارہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کے افراد کی جانی و مالی قربانیاں اور یہ تکلیفیں احمدیوں کے ایمان میں ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ پس اے احمدیو! اس جرأت مندانہ سوچ کو، اس اخلاص و وفا سے پُرسوچ کو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی سوچ کو کبھی مرنے نہ دینا۔ یاد رکھیں یہ قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے خون کا ہر قطرہ پھول پھل لائے گا اور پھول پھل جائے گا، یہ مخالفت کی آندھیاں ہمیشہ اونچا اڑاتی ہیں، جماعت پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتی ہے، آج بھی کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی یہ ترقی آئندہ بھی ہمیشہ جاری رہے گی اور آپ دیکھیں گے کہ مخالفت کے زہر قطرات محبت بن کر ٹپکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ انقلاب ہمیشہ قربانیاں کرنے سے آتے ہیں، محبت اور پیار سے دنیا کو حق کی طرف بلاتے رہیں، ظلم و زیادتی کبھی نہیں پنپتے، محبت ہمیشہ جیتتی ہے۔ پس اپنے سچے اور محبت کے جذبوں کو زندہ رکھیں اور انہیں کبھی مرنے نہ دیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ پیار اور محبت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلا دیں، دعوت الی اللہ کے کام میں کمزوری کبھی نہ دکھائیں، ہر سختی کا جواب نرمی سے دیں، ہر ظلم پر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں کیونکہ اصل طاقت تو خدا تعالیٰ ہے جو دلوں کو پھیرتا ہے۔

باقی صفحہ 2 پر

طالبہ کا اعزاز

مکرمہ طیبہ مقبول ملک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مقبول مبارک ملک صاحب نے 12 تا 19 جولائی 2009ء کو جاپان میں منعقدہ 20th International Biology Olympaid میں شرکت کی اور Bronze Medal کی حقدار قرار پائی ہیں اس مقابلہ میں 56 ممالک کے 223 طلباء وطالبات شریک ہوئے جبکہ پاکستان سے 4 طالب علم شریک ہوئے۔ عزیزہ کو ''عبدالرزاق فضائیہ کالج میانوالی'' میں منعقدہ خصوصی تقریب میں بیس کمانڈر PAF بیس میانوالی نے ائیر چیف مارشل پاکستان ائیر فورس راؤ قمر سلیمان صاحب کی طرف سے خصوصی ایوارڈ اور نقد انعام سے نوازا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ (نظارت تعلیم)

ضرورت سول انجینئر

صدر انجمن احمدیہ کے مختلف تعمیری پروجیکٹس کیلئے سول انجینئرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات متعلقہ صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں 15 فروری 2010ء تک دفتر نظامت جائیداد میں ارسال فرمائیں یا بالمشافہ ناظم جائیداد سے دفتری اوقات میں ملاقات کریں۔ تنخواہ تعلیم اور تجربہ کے مطابق طے کی جائے گی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ماہر امراض گردہ اور مثانہ کی آمد

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد چوہدری صاحب یورولوجسٹ (Urologist) ماہر امراض گردہ اور مثانہ انگلینڈ سے تشریف لا رہے ہیں وہ مورخہ یکم تا 21 مارچ 2010ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تبصرہ

ضلع چکوال، تاریخ احمدیت

تحقیق وتالیف: ریاض احمد ملک
شائع کردہ: جماعت احمدیہ ضلع چکوال
پبلشر: عامر مشہود
پرنٹرز: گلیکسی فور پرنٹرز
ضخامت: 763 صفحات

مختلف علاقوں میں جماعت کے نفوذ اور ترقیات اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ وہاں کی جماعتوں کے حالات وواقعات اور تاریخ کو محفوظ کیا جائے تا کہ آنے والی نسلیں اپنے آباء واجداد کے کارناموں، قربانیوں اور محنتوں سے آگاہ ہوکر ان کے نقش قدم پر چلیں پاکستان کے کئی اضلاع، شہروں اور خاندانوں کی تاریخ قلم بند ہوچکی ہے اور ابھی بھی ایسے علاقے موجود ہیں جہاں کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ضلع چکوال اس لحاظ سے بہت تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کا شرف حاصل کرنے کے لئے ان دور دراز کوہستان نمک کے شہروں اور دیہات سے احباب کشاں کشاں قادیان کی گمنام بستی پہنچے اور برکتوں کے خزانے حاصل کر کے واپس اپنے علاقوں میں آئے۔مکرم ریاض احمد ملک صاحب نے اس سلسلہ میں بہت تحقیق کے بعد ضلع چکوال کی تاریخ احمدیت مرتب کی ہے اور جماعتی لٹریچر میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔

موجودہ ضلع چکوال میں سب سے پہلے احمدیت کو ورد جان بنانے والے موضع منارہ کے حضرت مولوی احمد دین صاحب تھے جن کا شمار حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ حضرت مولوی خان ملک صاحب کھیوال، ان کے فرزند حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال، حضرت روشن دین صاحب ڈنڈوت اور حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب چکوال کو بھی حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔

یہ اس ضلع کی خوش بختی ہے کہ اس ضلع کا مبارک سفر حضرت مسیح موعود نے کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اس ضلع میں اپنے قدم رکھے اور چکوال میں جلسہ سے خطاب فرمایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی ضلع چکوال کے مبارک سفر اختیار فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی چکوال کے سفر کر کے ضلع چکوال کو اپنے قدموں کی زینت بخشی۔

مؤلف نے اس ضخیم کتاب کو 327 موضوعات میں باندھا ہے جن میں آغاز سے لے کے حال کی تمام معلومات شامل کی گئی ہیں۔ان موضوعات میں سے چند درج ذیل ہیں۔ضلع چکوال کے مختلف گاؤں کے پہلے احمدی بزرگ، 313 رفقاء میں شامل ضلع چکوال کے احباب، دوالمیال کی خواتین رفقاء، روایات رفقاء ضلع چکوال، مینارۃ المسیح کی تعمیر میں حصہ لینے والے ضلع چکوال کے خوش نصیب احمدی، بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ میں مدفون موصیان ضلع چکوال، حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے سفر، امراء و صدران جماعت احمدیہ چکوال، مختلف علاقوں میں احمدیت کا نفوذ، دوالمیال میں چند نشانات صداقت مسیح موعود، حفاظت مرکز قادیان جانے والے خوش نصیب افتتاح ربوہ کی تقریب میں شامل احباب، اسیران راہ مولا، تاریخ لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال اور واقفین نو ضلع چکوال۔

ضلع چکوال جماعت احمدیہ کی تاریخ کی اہمیت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ موضع بھیں کے مولوی کرم دین صاحب نے حضرت مسیح موعود پر ایک جھوٹا مقدمہ کیا اور پھر حضرت مسیح موعود اس مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے اور اس وقت جوق در جوق لوگوں نے آپ کی بیعت کی اور مولوی کرم دین صاحب کا وہ مقدمہ اور شکست ایک نشان صداقت حضرت مسیح موعود بن کر ضلع چکوال میں ابھرا اور کئی اور نشانات صداقت ہمارے بزرگوں نے دیکھے جو ان کے چشمدید گواہ تھے۔ اس تاریخ احمدیت کو مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی تاریخ کو زندہ رکھا جائے اور آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں کے اعمال وکردار کو زندہ رکھ سکیں اور آنے والی نسل کو معلوم ہو جائے کہ ان بزرگوں نے کس طرح دین حق کو قبول کیا اور کیسے پھر تقویٰ کی راہوں پر چل کر احمدیت کو ورد جان بنایا۔زیر تبصرہ کتاب کو پڑھ کر نہ صرف چکوال کے حالات اور بزرگوں کا تعارف حاصل ہوتا ہے بلکہ جماعتی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف اور ان کے معاونین کو اس کتاب کی کامیاب اشاعت پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴾ ایف شمس ﴿

بقیہ صفحہ 1 اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور مخالفین کی پھونکوں سے نہیں بجھتا۔ پس یاد رکھیں کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ مخالفتیں تو لگی ہوئی ہیں اور یہ مخالفتیں ان میں نئی روح پھونکنے کے لئے ہیں۔ ہمارے مالی نقصان، ہماری جان کی قربانیاں نہ پہلے کبھی ہماری ترقی میں روک بنیں اور نہ ہی خدا کے فضل سے آئندہ کبھی روک بنیں گی، جماعت پر آنے والا ہر ابتلاء ایک نئی فتح کی خوشخبری لے کر آتا ہے پس اپنے آپ میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے اندر جذب کریں۔

آنخضرت ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور آنخضرتؐ کے نور سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح موعود نے ہمارے دلوں میں عشق رسول عربیؐ کو قائم رکھنے کے لئے نئے نئے طریقے سیکھائے ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ لینے کے اسلوب سیکھائے ہیں۔حضرت مسیح موعود کے کلام کا ایک ایک لفظ عشق رسولؐ اور خدا تعالیٰ کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ پس اس نور سے حصہ لیتے ہوئے نفرتوں کو محبت میں بدلتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کے نظارے جو آج بھی نظر آ رہے ہیں پہلے سے بڑھ کر نظر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں احمدیت کا یہ قافلہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے، اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم پر تمہارے ساتھ ہوگا، خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو، گالیاں سنو اور چپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتیٰ المقدور بدی کے مقابلے سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم وخبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس وہ اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔

پھر ایک اور جگہ پر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلے کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا، یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ مخالف روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ ان فتوحات کے نظارے دیکھنے کے لئے استقامت اور صبر سے اپنے فرائض ادا کرتے چلے جائیں، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جائیں۔ اس جلسے کے نیک اثرات کو ہمیشہ اپنے دلوں میں قائم رکھیں، اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اس پر ہمیشہ قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور خیریت سے انہیں اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا رہے۔آمین

آخر پر حضور انور نے پُرسوز اور رقت آمیز اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش، جلسہ کی برکات اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوگیا۔دعا کے بعد ڈھاکہ اور لندن جلسہ گاہوں سے بچیوں نے صلِّ علیٰ ترنم کے ساتھ پیش کی۔جبکہ دیگر احباب نے مختلف زبانوں میں نظمیں پیش کیں۔حضور انور دیر تک سٹیج پر کھڑے نظمیں سنتے رہے اور پھر السلام علیکم کہہ کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

بیاد یوسف سہیل شوقؔ

مجھے احباب میری اس خطا پر معاف فرمائیں
کہ میں اکثر درِ ''الفضل'' ہی سے لوٹ آتا ہوں
مجھے وہ چاند چہرہ یار میرا یاد آتا ہے
مجھے یوسف مرا وہ شوقؔ میرا یاد آتا ہے

﴾ مبشر احمد محمود ﴿

﴾پبلشر و پرنٹر﴿ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴾﴿ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ﴾﴿ مقام اشاعت ﴾﴿ دارالنصر غربی چناب نگر ﴾﴿ ربوہ ﴾﴿ قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 4 اکتوبر 2009ء

صبر اور دعا سے کام لینا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اگر اپنا اصول بنالیں تو تمام عائلی مسائل محبتوں میں بدل جائیں گے

رحمی رشتہ داریوں، میاں بیوی کے تعلقات اور نئے رشتے قائم کرنے کے بارے میں دینی تعلیمات کی روشنی میں اہم نصائح

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ النساء آیت:2 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر عموماً یہ روایت ہے کہ آخری تقریر میری ہوتی ہے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اجتماع ختم ہو جاتا ہے۔ اس سال کیونکہ انصار اللہ کا بھی اجتماع آپ کے ساتھ ہی ہو رہا ہے اور اُس میں بھی میری شمولیت ہونی تھی، اس لئے یہی پروگرام بنایا گیا کہ آپ کو مَیں پہلے وقت کچھ باتیں کہہ لوں اور انصار اللہ کو آخر میں دوپہر کے سیشن میں۔ بہر حال انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے ایک ہی وقت میں اجتماع کرنے کا اس دفعہ یہ پہلا تجربہ ہے۔ کس حد تک یہ تجربہ کامیاب ہوا ہے؟ اس بارے میں تو جو لوگ یہاں آئے ہیں اُن کے تاثرات سے بعد میں پتہ لگے گا لیکن جو حاضری کی رپورٹ پیش کی ہے اُس سے لگتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال حاضری کم ہے یا ٹرانسپورٹ کے مسائل ہیں یا اور کچھ وجوہات ہیں یا لوگوں کو لندن سے یہاں آنے میں دقت ہے۔ جو دُور کی مجالس ہیں وہ تو یقیناً آئی ہوں گی۔ جس طرح لندن کے لئے آنا ہے اُسی طرح اسلام آباد آنا ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ لندن کی حاضری یا اجتماع میں شمولیت اس دفعہ کم ہے۔ بہر حال جو بھی وجہ ہے اور یہاں اجتماع کرنے کے باقی انتظامی لحاظ سے بھی کیا فائدے اور کیا نقصان ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بعد میں آپ لوگوں کے تاثرات سے ہی علم ہو سکتا ہے۔

اب میں اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آپ سے چند باتیں کہنی چاہتا ہوں جس کی آج کے احمدی معاشرے میں مردوں اور عورتوں دونوں کو بہت ضرورت ہے۔ لیکن کیونکہ میں آپ سے مخاطب ہوں اس لئے عورتوں کے حوالے سے بات کروں گا اور یہ تمام باتیں ...... اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے میں کر رہا ہوں اور ظاہر ہے خلیفہ وقت جب بھی کوئی بات کرتا ہے تو انہی پر بنیاد رکھتے ہوئے بات کرتا ہے اس سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایک احمدی (۔) کے ذہن میں کبھی یہ سوال نہیں اٹھنا چاہئے کہ یہ مشرق میں رہنے والی عورت کے لئے باتیں ہیں یا مغرب میں رہنے والی عورت کے لئے باتیں ہیں۔ مغرب میں رہنے والی عورتوں سے مراد وہ احمدی عورتیں ہیں جو خالصتاً مغربی نسل یعنی یورپین قوموں سے ہیں۔ مختلف اقوام کے جو لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ یا ایشین اور افریقن قوموں کی احمدی ہیں جو یہیں پیدا ہوئیں اور یہیں پلی بڑھیں یا بچپن یا جوانی کی عمر میں یہاں آ کر آباد ہو گئیں۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ یقیناً (۔) کے دعویٰ، (۔) کے دعویٰ اور (۔) کے دعویٰ کے عین مطابق ہے کہ (۔) دین فطرت ہے اور اس میں بیان کردہ احکامات اور تعلیمات ایسی ہیں جن کے متعلق یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ اس پر عرب قوم کے لئے عمل کرنا تو آسان تھا لیکن عرب دنیا سے باہر اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ نہیں، بلکہ قرآنی تعلیمات جیسی عربوں کے لئے قابل عمل اور اُن کی فطرت کے مطابق تھیں ویسی ایشیا کے دوسرے ممالک کے لئے قابل عمل اور فطرت کے مطابق ہیں اور اُسی طرح یورپ کے لئے بھی ہیں اور افریقہ میں بسنے والوں کے لئے بھی ہیں اور جزائر میں رہنے والے لوگوں کے لئے بھی ہیں اور امریکہ کے رہنے والے لوگوں کے لئے بھی ہیں اور اسی طرح یہ تعلیم جیسی آج سے پندرہ سو سال پہلے قابل عمل تھی ویسی آج بھی قابل عمل ہے اور قیامت تک یہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے مطابق اپنی تعلیم پیش کرنے والا ہے۔ پس یہ خیال کرنا کہ (۔) کوئی دقیانوسی اور پرانے زمانہ کا مذہب ہے، اس کے احکامات بڑے سخت ہیں، اس میں سختی اور شدت پائی جاتی ہے، یہ سب لغو اعتراضات ہیں، فضول اعتراضات ہیں جو آجکل بڑی شدت سے غیر مسلم معترضین کی طرف سے (۔) پر کئے جاتے ہیں۔

قرآن کریم وہ جامع اور مکمل ضابطہ اخلاق ہے جس نے گھریلو سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک اور بچوں کے حقوق و فرائض سے لے کر حکومتوں کے حقوق و فرائض تک تمام باتیں بیان فرما دی ہیں۔ گھریلو امن و سلامتی کے قائم رکھنے کے اصول بھی بتا دیئے اور معاشرے کے امن اور سلامتی کے قائم رکھنے کے اصول بھی بتا دیئے۔ اور پھر بین الاقوامی سطح پر قیام امن کے لئے سنہری اصولوں کی نشاندہی بھی فرما دی۔ آج بھی دنیاوی طور پر اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ سمجھنے والے جو لوگ ہیں اور جو اپنے آپ کو روشن دماغ سمجھتے ہیں، اُن کے سامنے جب (۔) کی خوبصورت تصویر پیش کی جائے تو بے اختیار اُن کا پہلا ردّ عمل یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ (۔) تعلیم ہے تو اس سے تو سوائے امن، پیار، محبت اور بھائی چارے کے کچھ نہیں پھیل سکتا۔ یہ پیار، امن، محبت اور بھائی چارہ پھیلانے والی تعلیم ہے۔

پس کسی سچے احمدی (۔) عورت یا مرد، نوجوان یا بچے کو اس بات پر شرمسار نہیں ہونا چاہئے، شرمندہ نہیں ہونا چاہئے، کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم (۔) ہونے کی وجہ سے بعض تعلیمات پر عمل کر کے لوگوں کے تمسخر کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ لوگ ہمارے پردہ کا مذاق اڑاتے ہیں یا ہمارے برقعہ کا مذاق اڑاتے ہیں، یا ہمارے لباس کا مذاق اڑاتے ہیں یا ہماری نماز کے طریق کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نوجوان بچیوں کو اور اُن لوگوں کو جو کسی بھی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی باتوں کو سن کر کسی قسم کے Complex کا شکار ہو جاتے ہیں اس کی بالکل کبھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر یہاں لوگوں کو، نوجوانوں کو جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے، جن کے چرچ بھی اب فروخت کے لئے بازار میں رکھ دیئے گئے ہیں، اس بات پر فخر ہے کہ ہم ہی صحیح ہیں اور آزادی کے نام پر جو چاہو کر لو اور وقت ثابت کر رہا ہے کہ اُن کی اس سوچ کے نتائج اُنہیں اخلاقی گراوٹوں میں گراتے چلے جا رہے ہیں۔ بچے ہیں تو وہ ماں باپ کی بے ادبی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں، جیسا کہ مَیں اپنے خطبے میں بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اب اس غیر ضروری اور بچوں کے بیجا حقوق کے تحفظ کے خلاف ٹی وی پروگراموں پر آوازیں بھی اٹھنے لگ گئی ہیں کہ معاشرے کا امن، گھروں کا سکون اور بچوں کے اخلاق اس قدر نیچے گر رہے ہیں اور تباہی کی طرف جا رہے ہیں کہ اس کا سدّ باب کرتے ہوئے ہمیں کچھ حدود لاگو کرنی پڑیں گی۔

پھر میاں بیوی کے تعلقات اور رشتوں کو قائم رکھنا ہے تو وہ گرتے چلے جا رہے ہیں اور انحطاط پذیر ہیں۔ برداشت نہ ہونے کی وجہ سے رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ طلاقوں کی شرح بے انتہا ہے۔ Arranged Marriage کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور اس کو رشتے ٹوٹنے کی وجہ بیان کیا جاتا ہے۔

جو یہاں کے رہنے والے ہیں جو (......) نہیں ہیں جو احمدی نہیں ہیں ان لوگوں کے تو Arranged Marriage نہیں ہوتے پھر کیوں اتنے زیادہ ان کے رشتے ٹوٹتے ہیں۔ اکثریت کے رشتے ٹوٹ رہے ہیں، ان کی ایک بہت بڑی شرح جو ہے جو percentage ہے، اُن کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں باوجود اس کے کہ یہ اپنی پسند کی شادیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ رشتے ٹوٹنے کی کچھ اور وجہ بھی ہے جو بے صبری ہے اور تقدس کی پامالی ہے۔ عورت نہ خود اپنا تقدس قائم رکھتی ہے اور نہ ہی مرد اس کا تقدس قائم رکھتا ہے اور پھر بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر رشتے ٹوٹتے چلے جاتے ہیں۔ بہت سے بچے جن کے single parents ہیں بہت سی برائیوں میں مبتلا ہیں۔ نہ ہی ان پر معاشرہ کی کوئی پابندی ہے، نہ مذہب کی طرف سے کوئی پابندی ہے کہ کن پابندیوں میں ان کو رکھنا ہے تا کہ وہ مفید وجود بن سکیں۔ نہ قانون کی کوئی پابندی ہے بلکہ اگر ان کو کچھ کہا جائے تو قانون ان کی حمایت کرتا ہے۔ نتیجہ سامنے ہے کہ ان single parents کے بچے بچپن میں بھی اور پھر جب teenagers میں شمار ہوتے ہیں تو ان کے جرائم کی شرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بچے اس لئے جرم نہیں کرتے کہ کسی کا کوئی مقصد ہے۔ چاہے کوئی غلط مقصد ہی ہو لیکن کوئی مقصد تو ہونا چاہئے جس کے لئے یہ کام کر رہے ہوں۔ بلکہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ یہ دل بہلاوا ہے۔ چند لڑکے لڑکیاں اکٹھے ہو کر gang بنا لیتے ہیں اور پھر fun کے طور پر دوسروں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اور جوں جوں معاشی مسائل بڑھ رہے ہیں، آجکل inflation کی وجہ سے credit crunch کی وجہ سے، میاں بیوی کے تعلقات کے مسائل بھی

بڑھ رہے ہیں۔ اور بچوں کی اخلاق سوزیوں کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہاں تو لڑکے لڑکیاں اپنی مرضی سے شادی کرتے ہیں میری مراد اُن لوگوں سے ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ ان میں سے اکثریت کی بظاہر بڑی محبت کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ عرصے کے بعد ایک بہت بڑی شرح ان رشتوں کو توڑ دیتی ہے اور پھر مرد اور عورت اپنی اپنی نئی دنیا بسانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور پھر بعض اوقات ایسے معاملات بھی آتے ہیں کہ مرد نے عورت کی پہلی اولاد کو ظالمانہ طور پر مار دیا۔ ٹی وی پر بھی خبریں آتی ہیں کسی کو مکّے مار مار کر مار دیا تو کسی کا گلا دبا کے مار دیا تو کسی کو کسی اور ذریعے سے قتل کر دیا اور ان بچوں کی جو مائیں ہیں جن کے پہلے خاوندوں سے وہ بچے ہوتے ہیں، جب اُن سے پوچھو کہ تمہارے بچے کو تمہارا دوست یا نیا خاوند مار رہا تھا تم نے کچھ نہیں کیا۔ تو وہ بھی یہی جواب دیتی ہیں کہ میرے محبوب اور میرے دوست نے جو اُس کی مرضی تھی کیا اور مجھے بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اُس نے میرے بچے کو مار دیا۔ گویا ماں جو ممتا اور پیار اور قربانی کی اعلیٰ ترین مثال سمجھی جاتی تھی، ظلم و بربریت کی مثال بنتی جا رہی ہے۔ کیا یہ تعلیم کی وہ روشنی اور ترقی ہے جس کی تقلید ایک احمدی عورت اور ایک بچی کرے جبکہ اُس کے پاس خدا تعالیٰ کی نا قابلِ مثال تعلیم کا خزانہ موجود ہے۔

پس احمدی نوجوان کو چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے، اس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس ہمارے زندہ خدا کی طرف سے، ہمارے زندہ رسول کی طرف سے ایک تعلیم اتاری گئی ہے۔ اور وہ زندہ قرآنی تعلیم کا ایک ایسا خزانہ ہے جو ہماری دنیا و آخرت سنوارنے والا ہے اور ہماری نسلوں کی دنیا و آخرت سنوارنے والا بھی ہے۔ ہمارے گھروں کے در و دیوار کو پیار و محبت کے حسن سے آراستہ کرنے والا بھی ہے۔ ہمارے گھروں کو اُس روشنی سے منور کرنے والا ہے جو ہمارے ظاہر کو بھی روشن کرتی ہے اور ہماری روح کو بھی روشن کرتی ہے۔ ہمیں اس دنیا میں بھی جنت کے نظارے دکھاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم اُس پر عمل کر کے دیکھتے ہیں۔ اور وہ ہماری اخروی زندگی میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی ہے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل کرے گی۔ انشاء اللہ۔

پس اس تعلیم کی قدر کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور اس دنیا کی زندگی کی فکر نہ کریں بلکہ اُس زندگی کی فکر کریں جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ: ’’اے لوگو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر اُن دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے‘‘۔

ان آیات میں ایک ایسا مضمون بیان ہوا ہے کہ اگر دونوں فریق اس پر عمل کریں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ گھریلو جھگڑے ہوں، رنجشیں پیدا ہوں اور رشتے ٹوٹیں یا سسرال سے مسائل پیدا ہوں۔

اس آیت میں فرمایا کہ ’’تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے‘‘۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ تمہیں ایک مشترک مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے مرد اور عورت، خاوند اور بیوی اِس مشترک مقصد کی تلاش میں رہو۔ اُسے ڈھونڈو اور اس میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ یہ نیا رشتہ قائم ہو جانے کے بعد معاشرے کے امن کے لئے دونوں کوشش کرو اور اس کی سب سے پہلی بات یا ابتدا وہ ہے جو اس رشتہ کی وجہ سے دو خاندانوں کے بندھن کے ذریعہ آپس میں تعلق پیدا ہوا ہے۔ پس اس تعلق کو اس نہج پر چلاؤ کہ رشتوں میں مضبوطی آئے، دراڑیں نہ آئیں۔ رشتے نہ ٹوٹیں۔ لڑکی کو خاوند یا سسرال کی بات بری لگے تو صبر اور دعا کے ذریعے سے اس کا بہتر نتیجہ نکالنے کی کوشش کرے۔ اگر شروع میں ہی جب ابھی ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھا ہی نہیں گیا ہوتا، اس وقت اگر خاوند یا سسرال کی باتیں اپنی سہیلیوں یا گھر والوں سے کرو گی تو رشتوں میں دراڑیں آ جائیں گی، رشتے ٹوٹنے لگ جائیں گے۔

یہاں جو یہ فرمایا کہ رحموں کے تقاضوں کا خیال رکھو تو اس کے گہرے علمی معنوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ رحمی رشتے صرف اپنے رحمی رشتے نہیں ہیں، اپنے خون کے رشتے نہیں ہیں بلکہ خاوند اور بیوی کے جو اپنے اپنے رحمی رشتے یا خون کے رشتے تھے، وہ شادی کے بعد ایک دوسرے کے رحمی رشتے بن جاتے ہیں۔ یعنی خاوند کے ماں باپ، بہن بھائی، بیوی کے ماں باپ بہن بھائی بن جاتے ہیں اور اسی طرح بیوی کے ماں باپ، بہن بھائی، خاوند کے ماں باپ بہن بھائی بن جاتے ہیں۔ جب یہ سوچ ہوگی تو کبھی رشتوں میں دوریاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ کبھی تعلقات خراب نہیں ہو سکتے۔ پس فرمایا کہ ان کے حق دونوں کو اس طرح ادا کرنے چاہئیں جس طرح اپنے رشتہ داروں ماں باپ بہن بھائی کے حق ادا کرتے ہو۔ یہ حکم صرف لڑکی کے لئے نہیں ہے بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا آپس کے تعلقات نبھانے کے لئے اسی طرح لڑکے کو بھی صبر اور دعا کا حکم ہے جس طرح لڑکی کو ہے۔ اور اسی طرح دونوں طرف کے سسرالوں کا بھی فرض ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی غلط طور پر رہنمائی کر کے یا نامناسب باتیں کر کے رشتوں میں دراڑیں ڈال کر معاشرہ کا امن اور سکون برباد نہ کریں۔ اور اسی طرح اس پہلی آیت میں یہ سبق بھی دے دیا ہے کہ اس شادی کے نتیجے میں جو تمہاری اولاد پیدا ہوگی اس کی نیک تربیت تم دونوں پر فرض ہے تا کہ آئندہ پھر معاشرہ میں نیکیاں پھیلانے والی نسل چلے۔ اور فرمایا یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنا۔ اپنی تمام ذاتی خواہشات کو پیچھے چھوڑ دینا اور صرف اور صرف یہ مقصد سامنے رکھنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو مجھے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ میں تمہارے ہر فعل اور عمل پر ہر وقت نگرانی کر رہا ہوں۔ پس اگر احمدی جوڑے اس حکم کو سامنے رکھیں تو وہ اُن احکام کی تلاش بھی کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی آیات میں پانچ جگہ تقویٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ پس ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اس حد تک خدا تعالیٰ کے تقویٰ کو مدّنظر رکھے اس کا گھر کبھی فساد کا گڑھ بن سکتا ہے، یا کبھی اس میں فساد پیدا ہو سکتا ہے، کبھی لڑائی جھگڑے اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح جو رحمی رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا، جو ایک دوسرے کے رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا، ان کا خیال رکھنے والا ہوگا اس کی دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری بھی اس میں دے دی گئی ہے۔

پس اس سے پھر روحانی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ گویا آپس کی شادی بیاہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تعلق صرف دنیا کی خاطر نہیں ہیں، صرف ظاہری نسل چلانے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ اس لئے قائم رکھنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ تو پھر یہ اولادوں کی اچھی تربیت کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشرہ کے امن میں بھی کردار ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔

پس جہاں مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی شادی اور عائلی تعلقات کو خدا کی رضا کا ذریعہ بنائے اُسی طرح یہ عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ ذاتی خواہشات اور جذبات کو ایک بڑے مقصد کی خاطر قربان کرے۔ اور وہ بڑا مقصد جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور نیک نسل کا پھیلانا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان آیات کا انتخاب کیا کہ شادی جو سب سے زیادہ جذبات کی تسکین اور لذت کا ذریعہ ہے، اس میں صرف ذاتی لذات اور جذبات کی تسکین کو ہی سب کچھ نہیں سمجھنا بلکہ اس میں بھی تقویٰ کو نہیں بھولنا، اللہ تعالیٰ کے خوف کو نہیں بھولنا، اگلی نسلوں کی تربیت کو نہیں بھولنا، معاشرہ کے امن کو نہیں بھولنا۔ دنیاداروں کی طرح اپنی ذاتی لذّات کی خاطر بچوں کے گلوں پر چھریاں نہیں پھیر دینا بلکہ اس امانت کی حفاظت کرنا۔ اور حفاظت اس صورت میں ممکن ہے جب اس کی بہترین تربیت کی جائے، جب گھر کے ماحول کو پُرسکون رکھا جائے، جب آپس میں میاں بیوی میں اعتماد کی فضا ہو اور اسی کے لئے پھر یہ راستہ بتایا کہ صاف اور سچائی سے پُر باتیں کرو۔ اور ان میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنے ہر کام انجام دو۔ کیونکہ اس سے پھر اعتماد پیدا ہوتا ہے اور رشتوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہی تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے تو آئندہ کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کی طرف بھی توجہ فرماتا ہے اور آئندہ زندگی کے حوالے سے ہی نہیں، اس دنیا میں نیک اعمال بجالانے کے لئے بھی فرماتا ہے کہ یہ اعمال بجالاؤ تو اس دنیا میں بھی تمہیں جنت ملے گی۔ پس یہ گُر اگر ہم پلے باندھ لیں، مرد بھی اور عورتیں بھی، نئے شادی شدہ جوڑے بھی اور پرانے شادی شدہ جوڑے بھی۔ کیونکہ بعض رشتوں میں دراڑیں اُس وقت پیدا ہوتی ہیں جب چار چار پانچ پانچ بچے بھی پیدا ہو چکے ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے سے نفرتیں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ **اگر اپنا اصول یہ بنالیں کہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تمام عائلی مسائل جو ہیں وہ محبتوں میں بدل جائیں گے اور یہ تبدیلی ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہئے ورنہ وہ اس عہد کو پورا کرنے والا نہیں ہوگا جو اس نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔**

بہت سے مسائل گھروں میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ اگر مرد غلطی کرتا ہے تو عورت بھی ویسا ہی ردّعمل دکھاتی ہے۔ جس سے جھگڑے کم ہونے کے بجائے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بے شک یہ مرد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ عورتوں کا خیال رکھے، اُن کے حق ادا کرے۔ حضرت مسیح موعود نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر مرد کو پتہ ہو کہ بیوی کے حقوق ادا نہ کرنے کی صورت میں اُس پر کتنا بڑا گناہ ہے اور وہ کس طرح خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا تو اس سزا کے خوف سے شاید مرد شادی ہی نہ کریں اور بیوی کے حق کے بارے میں جو ظاہری حق ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیوی کا حق یہ ہے کہ خاوند جو کھائے بیوی کو کھلائے، خاوند جو پہنے بیوی کو پہنائے، اُسے گھر سے نہ نکالے۔

(سنن ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأة حدیث نمبر 1163)

آجکل تو کئی ایسے معاملات آتے ہیں کہ خاوند نے یا سسرال نے لڑکی کو گھر سے نکال دیا اور بیچاری کو سڑک پر کھڑا کر دیا۔

پھر آنحضرت ﷺ نے مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مومنوں میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الفحش حدیث نمبر 1975) اور تم میں خُلق کے لحاظ سے (اخلاق کے لحاظ سے) بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب حسن معاشرة النساء حدیث نمبر 1977) تو اس حد تک مرد کو توجہ دلائی گئی ہے کہ خیال رکھو لیکن جو پھر بھی خیال نہیں رکھتے ان کی بدقسمتی ہے۔ لیکن عورت کو، خاص طور پر اُن عورتوں کو جن کی اولاد بھی ہوگئی ہے اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ گھر کے ٹوٹنے کو جس حد تک بچایا جا سکے بچایا جائے...... جب ظلم کی انتہا ہو جائے۔ جب مرد باز ہی نہ آ رہا ہو اور ظلم کرتا چلا جائے تو عورت کو حق ہے...... جماعتی نظام کو بھی اطلاع کرے۔ کیونکہ ذرا سی بات پر

ذراسی رنجشوں پر وقتی غصے میں رشتے ٹوٹ جاتے ہیں لیکن پھر جو نوجوان لڑکیاں ہیں اُن کے پھر آئندہ رشتوں کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر والدین زندہ ہیں تو ان کے لئے فکروں میں نیا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ صرف یہی نہیں بلکہ یہاں کے معاشرے میں ہمیں جو مثالیں نظر آتی ہیں کہ Single Parents والے بچے، ماں یا باپ جو بھی انہیں پال رہا ہے، اس کے کنٹرول میں نہیں رہتے اور سکولوں میں اکثر ایسے بچوں کی شکایات آتی رہتی ہیں۔ جتنے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں وہ اکثر ایسے بچوں کی طرف سے ہو رہے ہوتے ہیں۔

عورتوں کے مقام کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا خوبصورت تعریف فرمائی ہے.......... (احمد بن حنبل جلد 2 مسند عبداللہ بن عباس۔ حدیث نمبر 2567۔ مطبوعہ عالم الکتب بروت لبنان 1998ء)

یعنی دنیا جو ہے اس زندگی کا سامان ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامانِ زیست نہیں ہے۔ کوئی نیک عورت ہو تو اس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی سامان بہترین نہیں ہے۔ پس اس میں جہاں مردوں کو توجہ دلائی کہ نیک عورت سے شادی کرو، وہاں عورت کے لئے بھی غور کا مقام ہے کہ اپنی زندگی کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کریں جس طرح خدا تعالیٰ اور اس کے رسول چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بہترین بیوی کی کیا تعریف فرمائی ہے، فرمایا جو خاوند کے کام کو خوشی سے بجالائے اور جس سے روکے، اس سے رُک جائے۔ اگر خاوند میں تقویٰ نہ ہو تو یہ بہت مشکل بات ہے لیکن پھر بھی گھروں کو بچانے کے لئے رشتوں کو بچانے کے لئے جس حد تک ہو سکے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ حتی الوسع جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے۔ **تقویٰ پر چلنے والے جس گھر کی آنحضرت ﷺ نے تعریف فرمائی ہے اور اُس کے لئے پھر رحم کی دعا مانگی ہے وہ وہ گھر ہے جس میں رات کو خاوند نوافل کی ادائیگی کے لئے اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر گہری نیند میں ہے تو پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ اسی طرح اگر عورت پہلے جاگے تو یہی طریق خاوند کو جگانے کے لئے اختیار کرے اور جب ایسے گھروں میں خاوند بیوی کے نوافل کے ذریعے راتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جاگیں گی تو وہ گھر حقیقتاً جنت نظیر ہوں گے۔**

(سنن ابوداؤد کتاب تفریع ابواب الوتر باب الحث علی قیام اللیل حدیث نمبر 1450)

ایک جھگڑا میرے پاس آیا۔ مرد کے ظلم کی وجہ سے رشتہ ٹوٹنے لگا تھا۔ اُس عورت کے چار پانچ بچے بھی تھے۔ میں نے سمجھایا کچھ اصلاح ہوئی لیکن پھر مرد نے ظلم شروع کر دیا۔ پھر عورت نے خلع کی درخواست دے دی۔ آخر پھر دعا اور سمجھانے سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان دونوں کی صلح ہو گئی اور اب فجر کی نماز جب (۔) میں پڑھنے آتے ہیں اور جب میں اُن کو جاتے ہوئے دیکھتا ہوں تو بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عقل دی اور انہوں نے اپنے بچوں کی خاطر دوبارہ اپنے رشتے جوڑ لئے۔ تو عورت کو اور مرد کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے جذبات کو نہ دیکھیں بلکہ بچوں کے جذبات کو بھی دیکھیں۔ اُن کا بھی خیال رکھیں۔

اسی طرح عورت کو آنحضرت ﷺ نے عبادت کی طرف بھی توجہ دلائی لیکن اس توجہ دلانے کے باوجود آپؐ نے عبادت کی کچھ حدود مقرر فرما دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خاوند کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے۔ فرض روزے تو فرض ہیں لیکن نفلی روزے اُس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے اور آپس کی اعتمادی فضا کو قائم رکھنے کے لئے اس بات کی بھی تلقین فرمائی کہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔ (بخاری کتاب النکاح باب لا تأذن المرأۃ فی بیت زوجھا حدیث نمبر 5195) لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مرد ضرورت سے زیادہ من مانیاں بھی کرنے لگ جائیں۔ بہرحال بعض گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں بلاوجہ ایسے لوگوں کو بلایا جاتا ہے جس سے بداعتمادیاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے عورت کو ہمیشہ احتیاط کرنی چاہئے۔

فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو اپنی مومنہ بیوی سے کبھی نفرت اور بغض نہ رکھو اور اس کی اُن باتوں پر نظر رکھو جو اچھی اور پسندیدہ ہیں۔ بلاوجہ کے نقص نہ نکالتے رہو۔ یہ دیکھیں مردوں کو نصیحت فرمائی کہ عورتوں کا کس طرح خیال رکھنا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے رشتہ کرتے وقت بھی بچیوں کے حق قائم فرمائے۔ ایک دفعہ ایک باپ نے اپنی بیٹی کا ایک رشتہ تجویز کیا۔ لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا اس نے وہ رشتہ ردّ کر دیا۔ تو آنحضرت ﷺ تک یہ معاملہ آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لڑکی کی پسند ہے اس کے مطابق رشتہ ہو گا۔ تو لڑکیاں بھی اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کی بات کریں یا پسند کا اظہار ماں باپ سے کر دیں تو ان کو اس پر ضرور غور کرنا چاہئے۔ صرف ضد یا خاندانی ایسے مسائل کو سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔ اپنے رشتوں کے بارے میں لڑکیوں کو بھی اور اُن کے ماں باپ کو بھی دعا کر کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ اس کو بنیاد بنا کر قطعاً یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جب میں نے کہہ دیا کہ لڑکیاں اپنی مرضی سے رشتے کر سکتی ہیں تو جماعت سے باہر کسی ایسے لڑکے سے رشتہ کرنے کی کوشش کریں جو واضح طور پر ایک تو احمدی نہیں ہے اور اگر احمدی ہے تو دینی معیار اور جماعت سے تعلق میں بہت زیادہ گرا ہوا ہے۔ اس کا بھی لڑکیوں کو خیال رکھنا چاہئے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی بات ہے تو خلیفۂ وقت کے پاس معاملہ آتا ہے تو پھر وہ نظام کے ذریعے سے جائزہ لے کر مشورہ دے سکتا ہے کہ شادی کی اجازت دینی ہے یا نہیں دینی۔ جس طرح کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں معاملہ پیش ہوا تھا۔

لیکن ایک شریف اور مومنہ بچی کو یہ بات بھی سامنے رکھنی چاہئے کہ ایک مرتبہ جب آنحضرت ﷺ نے باپ کو کہا کہ بچی کی خواہش کے مطابق رشتہ کرو تو بچی جو حقیقی مومنہ تھی اس نے عرض کیا کہ میں نے تو لڑکیوں کے حقوق قائم کروانے کے لئے یہ معاملہ آپؐ کے سامنے پیش کیا تھا کہ بعض اوقات ظالمانہ طور پر بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ تم ضرور یہاں رشتہ کرو ورنہ ماں باپ ساری زندگی تمہارے سے ناراض رہیں گے، کوئی توجہ نہیں دیں گے۔ اُس لڑکی نے عرض کیا کہ یہ حق کیونکہ آپ ﷺ نے اب قائم فرما دیا ہے اس لئے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میرا باپ بے شک اپنی خواہش کے مطابق میرا رشتہ کر دے۔

(سنن الکبریٰ جلد 7 کتاب النکاح جماع ابواب ما علی الاولیاء ...... باب ماجاء فی النکاح الآباء الابکار حدیث 13975۔ مکتبۃ الرشد۔ ریاض۔ 2004ء)

یہ اُس لڑکی کی بھی نیکی اور تابعداری تھی۔ یہ اعلیٰ فرمانبرداری اور ماں باپ کے احترام کا خُلق ہے جو بچیوں کو بھی دکھانا چاہئے۔ بچیاں بھی ضد نہ کریں بلکہ دعا کریں اور دعا کے بعد اگر اُن کو شرح صدر ہوتی ہے، بعض لوگوں کو واضح طور پر کوئی خوابیں بھی آجاتی ہیں، خواہش کے مطابق خوابیں نہیں بلکہ خالی الذہن ہو کر اگر دعا کریں اور پھر اگر خواب آئے تو ماں باپ کو بتانی چاہئے۔ ماں باپ کو بھی صرف خود دعائیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ کسی اَور سے بھی دعا کروانی چاہئے کہ آیا یہ رشتہ بہتر بھی ہے یا نہیں۔

اس وقت میں (۔) حضرت اماں جان کی بعض نصائح بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آپ نے اپنی اور حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی رخصتی کے وقت اُنہیں کی تھیں۔ اُن میں سے بعض باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے خاوند سے چھپ کر یا وہ کام جسے خاوند سے چھپانے کی ضرورت سمجھو، ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر کار ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔ اس کی عزت اور احترام نہیں رہتا۔ فرمایا اگر کوئی کام خاوند کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اسی میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہوتا ہے۔ عورت کا وقار گر جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ کبھی خاوند کے غصے کے وقت نہ بولنا۔ اگر بچہ یا کسی نوکر پر خفا ہو اور تمہیں معلوم ہو کہ خاوند حق پر نہیں ہے، خاوند غصے کی حالت میں ہے، کسی بچے کو ڈانٹ رہا ہے یا کسی اَور کو کچھ کہہ رہا ہے اور تمہیں صاف نظر آ رہا ہو کہ وہ غلط کر رہا ہے تب بھی اُس کے سامنے اُس وقت نہ بولو۔

(تحریرات مبارکہ صفحہ 10-11)

فرمایا کہ غصے میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت نہیں رہتی۔ اکثر جھگڑے اسی لئے بے صبری کی وجہ سے ہو رہے ہوتے ہیں کہ مرد غصے میں آیا، بچوں کو کچھ کہا یا کسی اَور کو کچھ کہا، عورتیں بھی اُسی طرح کا فوراً ردّعمل دکھاتی ہیں اور جھگڑے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر غصے میں اس ٹوکنے کی وجہ سے تمہیں بھی کچھ کہہ دے تو تمہاری بڑی بے عزتی ہو جائے گی۔ بعد میں جب خاوند کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو بے شک آرام سے اُس کی غلطی کی نشاندہی کر دینی چاہئے۔ اصلاح بھی فرض ہے۔

مرد اور عورتوں کو یہ نسخہ بھی یاد رکھنا چاہئے جس کا حدیث میں ذکر ملتا ہے کہ غصے کی حالت میں کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ یا وضو کرو تو غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 حدیث عطیۃ السعدی حدیث نمبر 18148 عالم الکتب بیروت 1998ء)

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند ابو ذر غفاری حدیث نمبر 21675 عالم الکتب بیروت 1998ء)

میرے پاس جو بعض شکایات آتی ہیں تو میں مردوں کو یہی کہا کرتا ہوں کہ یہاں اس ملک میں تو پانی کی کوئی کمی نہیں۔ تم اپنے شاور یا پانی کی ٹوٹی کھولا کرو اور اُس میں سر نیچے رکھ دیا کرو تو غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

بہرحال حضرت اماں جان پھر اپنی بیٹی کو یہ نصیحت فرماتی ہیں کہ خاوند کے عزیزوں کو اور عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ جیسا کہ حدیث میں بھی ذکر آ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بھی میں نے بات کی ہے کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کو اپنا سمجھو۔ فرمایا کہ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم سب کا بھلا دل میں بھی چاہنا۔ تمہارے سے کوئی برائی کرتا ہے کرے لیکن تم اپنے دل میں کبھی کسی کی برائی کا خیال نہ لانا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ لینا۔ دیکھنا پھر خدا ہمیشہ تمہارا بھلا کرے گا۔

پھر آپ اکثر بچوں اور بچیوں کو یہ نصیحت بھی فرمایا کرتی تھیں کہ اپنے نئے گھر میں جا رہی ہو وہاں کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے تمہارے سسرال والوں کے دلوں میں نفرت اور مَیل پیدا ہو اور تمہاری اور تمہارے والدین کے لئے بدنامی کا باعث ہو۔ پس سسرال کے معاملات میں کبھی دخل نہیں دینا چاہئے۔ جو اُن کے معاملے ہو رہے ہیں، ہونے دو۔ نہ ہی ساس کی اور نندوں کی باتیں خاوند سے شکوے کے رنگ میں کرنی چاہئیں۔

(ماخوذ از تحریرات مبارکہ صفحہ 11-10 مطبوعہ ربوہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی تھیں جیسا کہ میں نے کہا انہوں نے حضرت خلیفہ اول کی بھی ایک نصیحت بیان فرمائی ہے۔ جو حضرت خلیفہ اول اُن کو بھی کرتے تھے اور دوسری بچیوں کو بھی کیا کرتے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ نصیحت اور اس پر جو عمل ہے پہلے سے زیادہ اہم ہے۔ اور بارہ تیرہ سال کی جو بچیاں ہیں، جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہی ہوتی ہیں، اُن کو ضرور یہ دعا کرنی چاہئے۔ حضرت خلیفہ اول نے آپ کو کئی مرتبہ فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی شرم نہیں، تم چھوٹی ضرور ہو مگر خدا سے دعا کرتی رہا کرو کہ اللہ مبارک اور نیک جوڑا دے۔

(تحریرات مبارکہ صفحہ 70 مطبوعہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی یہ نصیحت بھی بڑی اہم ہے اور آج کل کے ماحول کے لحاظ سے ہے۔ یہ نصیحت بیان کر کے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے

فرمایا کہ دعائیں اس لئے ہیں کہ بچے اپنی آئندہ زندگی کے لئے خزانہ جمع کریں۔ اس سوچ کی عمر میں دعائیں اس لئے کرو تا کہ دعاؤں کا خزانہ جمع ہوتا رہے اور اللہ تعالیٰ وقت آنے پر تمہیں اس خزانے میں سے حصہ دے دے لیکن نیک جوڑے مانگتے ہوئے کہیں ابھی سے خیالی پلاؤ نہ پکانے شروع کر دینا۔ ابھی چھوٹی عمر میں ہرگز تم لوگ شادی وادی کے قابل نہیں ہو اور نہ شادی ہوسکتی ہے۔ ابھی تم نے قابل بننا ہے، پڑھنا ہے، جماعت کے لئے مفید وجود بننا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ رشتے بھی بابرکت ہو جائیں گے۔ پس یہ بات بچوں کو ہمیشہ پلے باندھنی چاہئے کہ دعا تو ضرور کریں لیکن کسی آئیڈیل کے تصور کو کبھی قائم نہ کریں۔ کیونکہ پھر آئیڈیل کی تلاش میں کئی غلط کام ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سکولوں میں دوستیاں ہیں اُن میں احتیاط کریں۔ اس کی یعنی دوستیوں میں بڑی محتاط سلیکشن ہونی چاہئے۔ ایسے دوست ہوں یا ایسی سہیلیاں ہوں بلکہ لڑکیوں کی تو سہیلیاں ہی ہونی چاہئیں یا دوست سے میری مراد یہ ہے کہ سہیلیاں دوست، لڑکیاں دوست کہ جو قابل اعتماد ہوں اور برائیوں سے بچنے والی ہوں۔ سکولوں اور کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کے ذریعے دوستی کے نام پر ہی پھر شیطان اپنا کام کر جاتا ہے۔ اور کئی مرتبہ میں کہہ بھی چکا ہوں کہ عورتوں کو بہت زیادہ اپنے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بچیوں کو بہت زیادہ اپنی پاکیزگی اور اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہئے اور **ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو کام آپ اپنے والدین اور بزرگوں اور جماعت کے عہدیداروں کے سامنے نہ کرسکیں وہ غلط ہے، وہ زہر ہے اور گناہوں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایسے صاف ستھرے عمل رکھیں جو ہر ایک کے سامنے کئے جاسکیں۔**

ناصرات کی آخری عمر بارہ سے پندرہ سال کی بچیوں اور لجنہ کی ابتدائی عمر کی بچیوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہی عمر ہے جس میں شیطان بہت زیادہ انسان کو قابو میں کرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں شروع میں بیان کر چکا ہوں غیر مذہب والوں اور خدا سے دور ہٹے ہوئے لوگوں سے کبھی متاثر نہ ہوں۔ دجال مختلف طریقوں سے اپنے جال میں پھنساتا ہے۔ کبھی پیار سے اور کبھی رعب سے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس تم نے دعائیں کرتے ہوئے اُس کے حملوں سے بچنا ہے۔

ایک اہم خواب کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے دیکھی۔ ایک دفعہ بچیوں کو نصیحت کر رہی تھیں۔ کہتی ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے گھر کے اس صحن میں (قادیان کے صحن کی مثال بیان کر رہی ہیں کہ وہاں) کرسی پر تشریف رکھتے ہیں، کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو میں کرسی کے ساتھ آپ کے پاس کھڑی ہوں۔ اُس وقت میری لڑکی منصورہ بیگم سوا ڈیڑھ سال کی تھیں۔ یہ حضرت منصورہ بیگم تھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پہلی بیگم تھیں۔ کہتی ہیں کہ وہ میری گود میں تھی تو میں نے دیکھا وہ بھی ایک طرف پھر رہی ہے کہ ایک سفید پوش شخص آیا۔ ایک شخص آیا جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ایک جانب کھڑا ہو کر کہا کہ حضور! لڑکیوں کی بابت کیا حکم ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے نظر اٹھائی اور بہت پُرجوش آواز میں فرمایا کہ جب تک تم اپنی لڑکیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔

(تحریرات مبارکہ صفحہ 55-54)

تو کہتی ہیں کہ خواب کے بعد اس وقت یہ تعبیر میرے ذہن میں آئی اور یہ بڑی صحیح تعبیر ہے کہ ایک تو لڑکیوں کو تعلیم دینی اور نیک تربیت کرنا ضروری ہے۔ اُن کی تعلیم کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی اُن کی نیک تربیت کا بھی خیال رکھنا چاہئے تا کہ وہ آگے اولادوں کی دینی تعلیم و تربیت پر پوری طرح توجہ کرسکیں جب اُن پر وقت آئے اور مبارک نسل کا سلسلہ چلتا رہے۔

دوسرے یہ کہ **لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں۔** یہ بڑی عورتوں کے لئے بھی نصیحت ہے بعض دفعہ یہاں آجاتی ہیں کہ فلاں سے رشتہ کر دیں، فلاں سے رشتہ کر دیں، ہمارا لڑکا مانتا نہیں۔ تو اُس کو منوائیں کہ لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں۔ **آخر احمدی لڑکیوں نے بھی کہیں بیاہ کر جانا ہے۔ جب احمدی لڑکیوں کو ہم اجازت نہیں دیتے کہ باہر کسی غیر احمدی سے بیاہیں تو پھر لڑکوں کو اپنے جذبات کی قربانیاں دینی چاہئیں اور احمدی لڑکیوں سے بیاہ کرنے چاہئیں۔** کہتی ہیں کہ بیویاں بھی احمدی لائیں تا کہ نسل خراب نہ ہو۔ یہ بھی بڑی ضروری چیز ہے۔ ماں کا اثر بہت ہوتا ہے۔ ماں کی گود سے بچہ پہلا اثر لیتا ہے۔ میں نے بہت احمدی خواتین کو یہ خواب سنائی ہے اور اب بھی لکھتی ہوں کہ زمانے اور باہر کی عام صحبت بہت تباہ کُن ہے۔ آپ سب کا فرض اوّلین ہے کہ احمدیت کی عمارت کی بنیادوں کو اس قابل بنائیں کہ یہ عمارت تا قیامت مضبوط رہے۔ پس لڑکیوں کی معمولی اہمیت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے خواب میں جو یہ فرمایا کہ ان کو بنیادوں میں دو تو اس لئے کہ اگلی نسل کی عمارت جو ہے وہ لڑکیوں نے ہی قائم کرنی ہے۔ جس طرح جس حد تک ہم لڑکیوں کی بہترین تربیت اور ان کی دنیاوی تعلیم بھی، اُن کی دینی تعلیم بھی کرسکتے ہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھر میں اور ہر بچی کے دل میں نیکی اور تقویٰ کا بیج ڈالے اور اُس کے بہترین پھل حاصل ہوں۔ اور یہی اصل چیز ہے جس کو اگر ہم نے قائم کرلیا تو ہماری آئندہ نسلوں کی نیک تربیت کی بھی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہوش میں آنے والی بچیوں کا بھی کام ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ ماں باپ کا بھی کام ہے کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور لجنہ کی تنظیم کی ہر عہدیدار کا بھی فرض ہے۔ اگر عہدیداران کی اپنی تربیت ہوگی تو وہ آگے تربیت کر سکتی ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے عہدیداران خود اپنی تربیت کی طرف توجہ کریں اور اُس تعلیم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائی ہے اور یہی تربیت ہے جو گھریلو مسائل بھی حل کرے گی، معاشرہ کے مسائل بھی حل کرے گی اور جماعتی وقار کو بھی بلند کرے گی اور پھر ہم آئندہ نسلوں کو سنبھالنے اور خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بھی بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب بڑوں اور چھوٹوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 دسمبر 2009ء)

ہومیو ڈاکٹر مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

تبخیر معدہ کا ہومیو نباتاتی طریقہ علاج

اجزائے نسخہ

Argent nitric - Nux Vomica- Lycopodium - Anacardium - Scrophularia nod - Belladonna - Arsen alb - Carbovege - Chelidonium - Chamomilla -

کسی ہومیو سٹور سے مذکورہ بالا ہومیو نسخہ محلول شکل میں 20 ایم ایل 30 طاقت میں بنوا لیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں بھی لے لیں گولیوں کے اوپر یہ دوا اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں کسی قدر تر ہو جائیں پانچ سات گولیاں دن میں تین چار مرتبہ چوسیں، بفضل خدا معدے کی گیس، تیزابیت، جلن، معدے کا ورم، السر (زخم)، کے لئے مفید و موثر ہے یہ دوا صرف ایک فرد کے لئے نہیں گھر کے پورے افراد کے لئے کافی ہے۔

نباتاتی گھریلو علاج

چھلکا اسپغول 2 تا 4 چمچ پھیکے یا میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ یا میٹھے پانی میں ملا کر یا جوس میں حل کر کے صبح نہار منہ استعمال کریں۔

فوائد:

چھلکا اسپغول کا فائبر (ریشہ) معدہ و امعاء کے فاسد مادوں کو نکال دیتا ہے قبض کا ازالہ کرتا ہے۔ معدہ، انتڑیوں کے السر (زخم) ورم و سوزش میں مفید ہے۔

اگر مزاج و طبیعت گرم ہو تو املی یا آلو بخارا خشک 30 گرام کو پانی میں بھگو کر اور اس کا پانی نتھار کر گلقند یا چینی سے میٹھا کر کے پلانا مفید ہے یا انار دانہ ایک چمچ پودینہ خشک ڈیڑھ چمچ ملا کر گھوٹ کر پلانا مفید ہے، سفوف دھنیا خشک دو چمچ یا سفوف آملہ دو چمچ بھی مفید ہے یا سفوف ہرڑ سیاہ یا سفوف ہرڑ کابلی ایک تا ڈیڑھ چمچ بھی مفید ہے، مربہ ہرڑ اس مقصد کے لئے بہت نافع ہے۔

اگر طبیعت یا مزاج سرد ہو: تو سفوف افسنتین یا سفوف اجوائن دیسی یا سفوف ریوند خطائی یا سفوف ریوند چینی یا سفوف سونٹھ یا سفوف زیرہ سیاہ نصف تا ایک چمچ بہت مفید ہیں۔

گیس، معدے کی جلن، تیزابیت، معدے کے السر (زخم) کے لئے ہمدرد، قرشی، اجمل کی درج ذیل ادویات استعمال میں لائیں۔

جوارش کمونی، یا جوارش زنجبیل، یا جوارش کمونی کبیر، یا جوارش تبخیر، یا جوارش معدی، یا جوارش جالینوس، یا اطریفل زمانی، یا اطریفل کشنیزی، یا حب تنکار، یا حب کبد نوشادری، یا سفوف نمک سلیمانی۔

ایک ضروری سوال کا جواب

سوال۔ کیا ہومیو علاج کے دوران ہربل یا نباتاتی ادویات استعمال میں لائی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ جی ہاں بلکہ اس طرح بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

ہم ذیل میں مختصر اُپرخوری سے بچنے کا ایک طریقہ بیان کرتے ہیں کیونکہ گیس کے مریضوں کو پرخوری سے بچے بغیر گیس کا بھی مکمل افاقہ نہیں ہوسکتا جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہ چمکے (یعنی دل للچانے پر محض لذت کی خاطر کھانا نہ کھاؤ) اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لو، نیز فرمایا کہ معدے کا 1/3 حصہ لازماً خالی رکھو پس اس ارشاد کے مطابق جتنی بھوک ہو اس کا ایک تہائی چھوڑ کر باقی کھانا دسترخوان پر سامنے رکھیں اور زائد از ضرورت کھانا پہلے ہی پرے ہٹا دیں پرخوری سے بچنے کا یہ سب سے عمدہ طریق ہے۔ دیگر حیوانات اپنی ضرورت کی خوراک کھا کر کھرلی میں چارہ ہونے کے باوجود چارہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں مگر ہم اشرف المخلوقات کہلانے والے انسان جب تک ہماری کھرلی یعنی چھابی میں خوراک موجود ہو ہر لقمے کو آخری لقمہ قرار دے کر برابر کھائے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ہماری کھرلی صاف نہ ہو جائے۔ ہمیشہ کسی قدر بھوک رکھ کر کھانا کھائیں اور اس مقولہ کو یاد رکھیں کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیماریوں سے محفوظ رکھے اور بیماروں کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری مجید احمد پرویز صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم عطاء الکلیم صاحب لندن اور بہو مکرمہ ھبۃ الاول صاحبہ کو مورخہ 28 فروری 2010ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عارش احمد خان تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اور مکرم رانا سعید احمد خاں صاحب آف لندن کا پہلا نواسہ ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد احمد خاں صاحب درویش کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم اظہر الحق صاحب سمن آباد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ عروج اظہر صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محسن ملک صاحب ابن مکرم ملک حامد علی صاحب پنجاب آٹوز حال لندن مبلغ دس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ حق مہر پر مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 22 جنوری 2010ء کو دارالذکر لاہور میں کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب کرے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ تنویر الاسلام احمد صاحبہ کے نکاح کا اعلان ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 دسمبر 2009ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں مکرم سلمان رسول صاحب ابن مکرم اعزاز رسول کوکب صاحب ہیمبرگ جرمنی کے ساتھ مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر فرمایا۔ بچی مکرم چوہدری بشیر احمد کلو صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری خلیل احمد باجوہ صاحب جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

مکرم محمد یعقوب صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم تصور اقبال طالب علم سرگودھا یونیورسٹی نے امسال اپنی کلاس ایم ایس سی سٹیٹ کے تیسرے سمیسٹر میں خدا کے فضل وکرم سے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی سے اپنی حفظ وامان میں رکھے اور مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ کی والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عطاء اللہ صاحب پنشنر تحریک جدید دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم محمد سلیم صاحب کو 5 فروری 2010ء کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں حملہ شدید ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ جمیلہ بیگم رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں

میری بڑی بہن کی بہو مکرمہ عصمت فاروق جاوید صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور فرش پر گر گئی ہیں اور جسم پر چوٹ آئی ہے۔

نیز میری بڑی بہن محترمہ امۃ السلام صاحبہ سمن آباد شدید بیمار ہیں۔ بول بھی نہیں سکتی۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب اور مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا رحمٰن بیگ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ کے دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ 13 فروری 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ امسال انٹر ڈسٹرکٹ لیول جھنگ میں منعقد ہونے والے کرکٹ میچ میں نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبات نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ مقابلہ جات میں شمولیت کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔

شگفتہ سید بنت مکرم سید نادر سیدین صاحب دہم (کیپٹن)
باسمہ منیر بنت مکرم منیر احمد صاحب باجوہ دہم (وائس کیپٹن)
نوال ناصر بنت مکرم ناصر حیات ملک صاحب دہم
سدرۃ المنتہیٰ بنت مکرم چوہدری محمد اعظم خان صاحب دہم
فاطمہ خان بنت مکرم شکیل مسعود احمد خان صاحب دہم
فارعہ ملک بنت مکرم ملک ارشاد اللہ صاحب دہم
سعدیہ مبشر بنت مکرم مبشر احمد خالد صاحب دہم
سیدہ شائلہ نادر بنت مکرم سید نادر سیدین صاحب دہم
سیدہ عافیہ کنول بنت مکرم سید نادر سیدین صاحب ہشتم
مناہل ہمایت بنت مکرم چوہدری محمد احمد طاہر صاحب ہفتم
رغیبہ خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب ہفتم
فرحین رشید بنت مکرم خالد رشید صاحب ہفتم
مشعل خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب ہفتم
طوبیٰ انعم بنت مکرم چوہدری کامران صاحب ہفتم
پرواجل بنت مکرم وحید احمد صاحب جنجوعہ ہفتم

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ احباب جماعت سے ادارہ کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم احمد حبیب صاحب مربی سلسلہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد حفیظ صاحب قلعہ کالر والا مورخہ 29 دسمبر 2009ء کو بعمر 63 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ جگر کے کینسر میں مبتلا تھیں ان کی نماز جنازہ اسی دن مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ قلعہ کالر والا نے پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں، پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کی پابندی کرنے والی، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں، اپنا کچھ زیور تو انہوں نے بیت الذکر کی تعمیر میں دے دیا اور بقیہ وفات سے قبل راہ خدا میں دے دیا، غریبوں کا درد رکھنے والی اور ان کی مدد کرکے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں، آپ ایک عظیم ماں اور ایک بڑی وفا شعار اور اطاعت گزار بیوی تھیں، مہمان نوازی آپ کی شخصیت کا ایک بنیادی اور امتیازی وصف تھا مرحومہ نے خاکسار کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں پسماندگان میں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز محترم والد صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مولیٰ کریم ہمیں آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک عارف محمود صاحب آف سوئٹزر لینڈ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری چچی جان محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد یحییٰ خان صاحب فیصل ٹاؤن لاہور مورخہ 30 جنوری 2010ء کو جناح ہسپتال لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ مکرم محمد حسین صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کے خاوند مکرم ملک محمد یحییٰ خان صاحب مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز کے برادر نسبتی ہیں مرحوم کے سسر مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب جٹ جو مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ کے بھائی ہیں اور دونوں بفضل خدا رفیق حضرت مسیح موعود ہیں۔ موصوفہ اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ مذہبی اور نیک خاندان کی بہو ہونے کے ناطے بحیثیت اہلیہ اور بحیثیت والدہ نہایت ہی پاکیزہ نیک اور باعمل زندگی گزاری۔ مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔ ملنسار، خدمت دین کا شوق رکھنے والی، خلافت سے محبت رکھنے والی اور اطاعت خلافت کی ہمیشہ تلقین کرتی تھیں۔ حلقہ دارالذکر کے جس محلّہ میں رہائش پذیر رہیں وہاں بے شمار غیر از جماعت بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مخلوق خدا کیلئے نرم گوشہ رکھتیں مثلاً اپنے کھانے سے روٹی بچا کر چڑیوں وغیرہ کو ڈالتیں۔ کبھی کسی کو تکلیف نہ دیتیں۔ رشتہ داروں میں اگر کوئی ناراضگی دیکھتیں تو کوشش کرتیں کہ صلح ہو جائے۔ آپ کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں موصوفہ کی مربیانہ صفت کی وجہ سے سب بچے الٰہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور جماعتی کاموں کی فرضیت کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم ملک ناصر محمود صاحب نائب ناظم مال ضلع لاہور، مکرم ملک خالد محمود صاحب واقف زندگی صدر، امیر حلقہ و مینیجر بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد، مکرم ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری شعبہ سمعی و بصری ضلع لاہور، محترمہ مبشرہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور خان صاحب فیصل آباد، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ماجد علی خان صاحب لاہور، محترمہ عظمیٰ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز الحق خان صاحب خان پور ضلع رحیم یار خان

خدا کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں اور وفات سے قبل ہی بہشتی مقبرہ میں اپنی قبر کو دیکھ لیا تھا اور گھر والوں کو بتا دیا تھا۔ مورخہ 31 جنوری 2010ء کو نماز جنازہ بیت مبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قارئین الفضل سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ہسپتال، ڈابوا سے گھانا کی سالانہ کارکردگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نصرت جہاں کے تحت چلنے والے طبی اداروں میں سے احمدیہ ہسپتال ڈابواسے کو ایک نمایاں اعزاز یہ حاصل ہوا ہے کہ سال 2008-09ء کی سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے وہ ہمارے دیگر طبی اداروں میں سے سب سے بڑھ کر خدمت کرنے والا اور علاقہ میں نیک نامی کے ساتھ شہرت پانے والا ادارہ ہے۔

اس ہسپتال کے بانی مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب بھروانہ آف جھنگ تھے۔ آپ نے 1994ء میں اس ہسپتال کا آغاز کیا' نومبر 1997ء سے یہ ہسپتال اپنی موجودہ خوبصورت عمارت میں چل رہا ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ بھروانہ صاحب کے بعد یہاں خدمت کی توفیق پانے والوں میں مندرجہ ذیل واقفین کے نام شامل ہیں۔

1۔ مکرم ڈاکٹر غلام کبیر خان صاحب آف بنگلہ دیش
2۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر تمنا خاں صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر غلام کبیر خان صاحب
3۔ مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
4۔ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب
5۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ الحیٔ صاحبہ
6۔ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
7۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر شمائلہ ابراہیم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب

اس ہسپتال میں فی الوقت ایک واقف زندگی جوڑا خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور محترمہ ڈاکٹر شمائلہ ابراہیم صاحبہ مئی 2001ء میں یہاں بھجوائے گئے تھے۔ ایک سال کی تعلیمی رخصت لے کر لندن سے مزید تعلیم حاصل کی اور اب پھر اس ہسپتال میں خدمت پر مامور ہیں۔ ہسپتال کی کارکردگی اور عوامی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت نے ہمارے اس ہسپتال کو اپنا ڈسٹرکٹ ہسپتال قرار دے رکھا ہے اور یہاں ضلعی سطح پر سرکاری ہسپتال نہیں قائم کیا گیا۔

سال 2007-08 اور سال 2008-09ء کی سالانہ کارکردگی کا موازنہ درخواست دعا کے ساتھ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

شعبہ	سال 2007-08	سال 2008-09
تعداد کل مریضان	23714	44946
مفت علاج والے	395	3193
آؤٹ ڈور مریضان	20236	31872
انڈور مریضان	3478	13074
میجر آپریشن	1914	2535
چھوٹے آپریشن	583	1484
تعداد ڈلیوری	123	321
تعداد ECG	400	1547
لیبارٹری ٹیسٹ	44998	40236
الٹرا ساؤنڈ	877	4617

قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب ڈاکٹر صاحبان کو اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

خبریں

عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کرنا تمام اداروں کی ذمہ داری ہے

چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کرنا تمام اداروں کی ذمہ داری ہے، کوئی بھی ملک عوام کو غیر جانبدار، سستے اور فوری انصاف کی فراہمی کے بغیر اچھی طرز حکمرانی کا دعویٰ نہیں کر سکتا، آزاد، غیر جانبدار اور موثر عدلیہ کے بغیر مہذب معاشرے کا تصور مشکل ہے۔ ہمارے جیسے ممالک میں انصاف کی فراہمی کو صرف عدلیہ اور وکلاء برادری کی ذمہ داری تصور کر لیا جاتا ہے، اس غلط نظریئے کی وجہ سے ساتھی اداروں نے سستی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں گوڈ گورننس سے بے توجہی برتی جا رہی ہے۔

گڈ گورننس کیلئے اجتماعی رویے میں تبدیلی ناگزیر

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ گڈ گورننس میں پیشرفت کیلئے قوم کے اجتماعی رویے میں تبدیلی ناگزیر ہے، تمام ریاستی اداروں کو اپنی آئینی اور قانونی حدود میں رہ کر کام کرنا ہوگا، شخصیات کی بجائے اداروں کے استحکام پر یقین رکھتے ہیں، ملک کی خود مختاری اور سلامتی پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

سری لنکا میں پارلیمنٹ تحلیل

سری لنکا کے صدر مہندر راجا پاکسے نے پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا ہے جس کے بعد اب الیکشن قبل از وقت ہوں گے۔ صدارتی ترجمان کے مطابق انتخابات کے لئے حتمی تاریخ کا فیصلہ الیکشن کمیشن کرے گا۔

ایران کے خلاف تیزی سے پابندیاں لگانے پر غور کر رہے ہیں

امریکی صدر بارک اوباما نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف تیزی سے پابندیاں لگانے پر غور کر رہے ہیں، ایران ایٹمی ہتھیار بنانے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ واشنگٹن میں ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ایران کے ایٹمی پروگرام پر روس کے موقف کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔ فروری	
طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:53

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید دوا
چھوٹی -/250 بڑی -/500 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر:6212764
گھر:6211379 موبائل 0300-7715840

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10